انقلاب

کے بغیر نفاذ اسلام ممکن نہیں

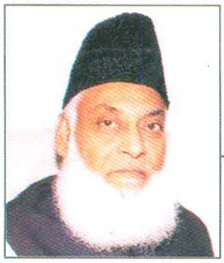

ڈاکٹر اسرار احمد

بانی تنظیم اسلامی

سے ڈاکٹر ناصر زیدی کی گفتگو

مختلف ممالک میں نفاذ شریعت کا تجربہ مختلف رہا ہے۔ پاکستان میں نفاذ شریعت کی نوعیت کیا ہوسکتی ہے؟

☆ تحریک پاکستان کے وقت جس نفاذ اسلام کی بات کی گئی وہ دو مختلف حلقوں کے نزدیک دو مختلف تعبیریں تھیں۔ علامہ اقبال اور قائداعظم کے نزدیک نفاذ اسلام سے مراد سماجی انصاف کی فراہمی تھی۔ اخوت ہو، مساوات ہو، عدل و انصاف ہو لیکن جب انہوں نے قوم کو جمع کرنے کے لیے اسلام کا نام لیا تو اس میں مختلف طبقات آئے، علماء بھی اس میں شامل ہوئے، مشائخ بھی آئے۔ ان کا نفاذ شریعت کا اپنا تصور تھا۔ اور وہ تھا قوانین اسلامی خاص طور پر تعزیرات کا نفاذ۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ذرا مختلف ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں دونوں ایک ہی چیز کے دو رخ ہیں۔ میری رائے میں اسلام ہے ہی انقلاب کا نام اور ایک انقلاب کے بغیر ہم اسلام نافذ کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سب سے اہم چیز معاشرے میں الہٰی حاکمیت ہے اور قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کرنا ہے۔ یہ انقلاب کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح معاشی نظام ہے، مزارعت کا مسئلہ ہے، جاگیرداری کا مسئلہ ہے، سود کا مسئلہ ہے وغیرہ۔

آپ نے سماجی انصاف کی بات کی۔ غیر مسلم ممالک میں بھی ایک حد تک یہ انصاف مہیا کیا جا رہا ہے۔ وہاں پر اقتصادی ترقی ہے، صحت کا نظام ہے، سوشل سیکورٹی کا نظام ہے تو کیا آپ سمجھتے ہیں اسلامی نظام اس سے زیادہ عوام کو دے سکتا ہے؟ اور وہ کچھ دے سکتا ہے جو غیر اسلامی حکومتیں کسی بھی صورت میں دے ہی نہیں سکتیں؟

☆ یقیناً اسلامی نظام اس سے زیادہ انصاف فراہم کرے گا۔ امریکہ میں اس وقت بدترین جرائم موجود ہیں۔ نظام تعلیم بھی ناقص ہے۔ جیلوں کا نظام بھی ہے لیکن کیا اس سے جرم ختم ہوگیا ہے؟ یورپ نے بہترین سوشل سیکورٹی فراہم کر بھی دی ہے پھر بھی سویڈن میں خودکشی کی سب سے زیادہ مثالیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ اور کرنے کی ضرورت ہے۔ مغرب خاندانی نظام کے اعتبار سے مار کھا گیا ہے۔ سوشل سسٹم ان کا تباہ ہوگیا ہے۔ جنسی بے راہ روی وہاں پر عام ہے۔ زندگی کے ساتھی کا جو ایک تصور تھا وہ وہاں پر ختم ہوگیا ہے۔

جب ہم اسلامی نظام کی بات کرتے ہیں تو ابتداء میں ہمارے نعرے بہت خوبصورت اور دلفریب ہوتے ہیں۔ معاشرے میں عدل وانصاف کی کمی کو لوگ پہلے ہی محسوس کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب عملی طور پر نظام نافذ ہوتا ہے تو کچھ قوانین اور احکام کو زبردستی لوگوں پر نافذ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جبکہ سماجی انصاف کے اصل پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور پھر اس بات پر بھی توجہ نہیں ہوتی کہ کیا لوگوں کے دل ایمان سے منور بھی ہو رہے ہیں یا نہیں؟

☆ اسلام کی طرف سے تو ابھی تک کوئی اس قسم کی پیشرفت ہوئی ہی نہیں ہے۔اسلام تو کبھی آیا ہی نہیں ہے۔اوپر سے اللہ کی حاکمیت کا جو تصور ہے وہ تو پورا نہیں ہوا اس کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔اس بادشاہت کی وجہ سے نظام تو سارا بدل گیا۔ اسی وجہ سے جاگیرداری بھی آ گئی۔ کچھ قوانین پر عمل ہوتا رہا،سوشل لائف کی حد تک بات آگے بڑھتی رہی۔اسلامی سزائیں وغیرہ بھی نافذ ہوتی رہیں ہیں۔بحیثیت مجموعی امن کی کیفیت بھی رہی ہے۔ایران میں بھی کام ہوا ہے اگرچہ وہاں ایک فرقے کی حکومت ہے۔البتہ طالبان کی حکومت میں تھوڑی سی یہ بات نظر آئی تھی۔ابھی ان کا نظام کوئی نہیں تھا۔نہ ان کو وقت ملا نہ ان کو وہ شعور حاصل تھا۔اچانک حالات کی تبدیلی نے انہیں حکومت دے دی۔وہاں چند اسلامی قوانین نافذ کیے گئے۔جس سے امن قائم ہو گیا۔اسلامی تعزیرات وحکومت کی بہرحال اپنی برکت ہے۔تاہم میرے نزدیک تاریخ انسانیت میں صرف ایک ہی انقلاب آیا ہے وہ انقلاب نبوی ﷺ تھا۔جو سب سے بڑا اور منفرد اور حقیقی انقلاب تھا۔

اگر پاکستان میں آپ اسلامی نظام لے آتے ہیں تو آپ کی پہلی ترجیح کیا ہوگی؟

ج: میرے نزدیک پاکستان میں اگر کوئی صحیح اسلامی حکومت آجائے تو سب سے پہلے فرقہ واریت کا مسئلہ ہے۔یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ پرسنل لاء اور ملکی قانون کو ایک دوسرے سے جدا کیا جائے۔اس کے درمیان ایک لکیر کھینچنے کی ضرورت ہے۔پرسنل لاء میں فقہی مکاتب کو نہ چھیڑا جائے۔ان فقہوں کی اپنی ایک تاریخ ہے۔یہی چیز غیر مسلم شہریوں کے لیے بھی نظر میں رکھنا ہوگی لیکن ملکی قانون میں نئی قانون سازی کرنا ہوگی اور تمام فقہوں سے جو میرے نزدیک تعداد میں آٹھ ہیں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی جعفری۔اس میں کسی ایک فقہ کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا۔یہ فقہیں علمی میراث کی حیثیت سے رہیں گی اور ہم ان سب سے استفادہ کر کے قانون سازی کریں گے۔جس کی بنیاد یہ ہوگی کہ قرآن وسنت سے کوئی چیز متصادم نہ ہو۔ہو سکتا ہے ہم کوئی مثبت بنیاد فراہم نہ کرسکیں

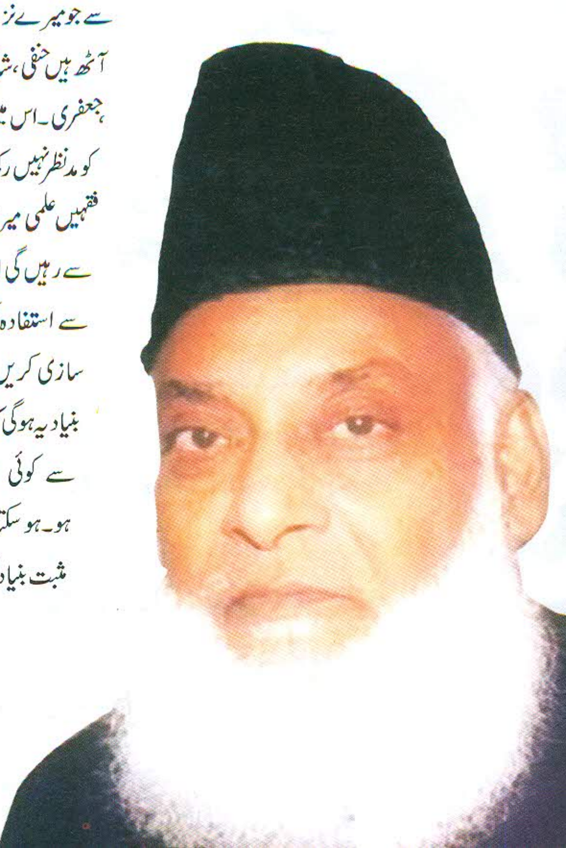

یعنی کوئی نص نہ دکھا سکیں لیکن ہم قرآن وسنت کے خلاف کوئی فیصلہ بھی نہیں کریں گے جیسے قرآن کی یہ آیت کہ جو دستور اسلامی کی اساس ہے لاتقدموا بین یدیہ اللہ ورسولہ۔اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو۔آپ کے پاس ایک ایسا دائرہ ہے جو شریعت کی نصوص کا دائرہ کہا جاسکتا ہے۔یہ دراصل مباحات کا دائرہ ہے۔اس دائرے میں آپ بہترین جمہوری اصول لے آئیں۔مولانا مودودی حکومت کو تھیوڈیموکریسی سے تعبیر کرتے تھے۔تھیو سے ان کی مراد کوئی ایک مذہبی طبقہ نہیں تھا بلکہ قرآن وسنت کے مطابق ہونا تھا۔اس دائرے میں جدید قانون کی بھی جگہ بن جاتی ہے۔جدید دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔اس کی اساس یہ ہے کہ جو چیز ثابت نہ کی جاسکے کہ حرام ہے، وہ حلال ہوگی۔

آپ اس پورے سسٹم میں عوام کو کہاں دیکھتے ہیں؟ بالآخر عوام نے ہی اسلامی نظام کا فیصلہ کرنا ہے؟

☆ اس کا تعلق ہمارے سیاسی نظام سے ہے کہ اسلامک اسٹیٹ کا سیاسی نظام کیا ہوگا۔انتخابات کا طریقہ موجود ہوگا۔عوام کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔البتہ عوام جب تک ساتھ نہیں دیں گے انقلاب نہیں آسکتا تاہم انقلاب اقلیت ہی لاتی ہے۔

یہ انقلاب بہرحال عوامی ہوگا یا کسی ایک جماعت کا؟ اگر آپ چند لوگ مل کر اسلامی نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس میں عوام کہاں پر ہوں گے؟ کیا آپ اکثریت پر زبردستی حکومت کرنے کے قائل ہیں؟

☆ حکومت جب ہاتھ میں آجائے گی تو عوام کے شعور کو بیدار کرنے کے لیے وہاں کے ذرائع ابلاغ اور نظام تعلیم کو استعمال کیا جائے گا۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اگر عوام آپ کے تعبیر دین کو مسترد کر دیتے ہیں تو کیا آپ زبردستی حکومت کریں گے یا یہ کہ عوام کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دیں گے؟

☆ الیکشن کا راستہ تو ہم کھولیں گے۔ہم ووٹ دینے کا حق دیں گے۔جماعتی سسٹم بھی ہوگا لیکن ہر جماعت کا منشور وہ ہوگا جو اسلام کے بنیادی اصولوں کو چیلنج نہ کرتا ہو۔

گویا آپ کہنا چاہتے ہیں کہ عوام کو بھی محدود اختیارات ہیں۔عوام کو بہرحال آزادانہ فیصلے کا حق نہیں ہے۔عوام کہتے ہیں یہ ہمارا ملک ہے، ہمارا حق ہے کہ ہم جس قسم کا بھی نظام چاہیں لیکن آپ کہتے ہیں کہ عوام کو حق نہیں ہے۔عوام کی اس مقام پر کوئی حیثیت نہیں ہے۔جبکہ تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی بھی اسلامی شخصیت نے زبردستی حکومت نہیں کی۔اگر عوام نے اجازت دی ہے تو اس نے حکومت ہاتھ میں لی ہے۔پیغمبر اسلام ﷺ اور حضرت علیؑ کی حکومت کی مثالیں موجود ہیں؟

ج۔ انقلاب عوام کی پسند سے نہیں آتا۔

بہرحال اگر انقلاب کے ذریعے اسلامی نظام آ بھی جاتا ہے تو کیا عوام کو نظر انداز کر دیا جائے؟

☆ انقلاب کا کام ہے کہ وہ نظام دے لیکن اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف کوئی چیز نہ ہو۔ یہ نظریاتی اسٹیٹ ہوگی نیشن اسٹیٹ نہیں ہوگی۔

> **ایک انقلاب کے بغیر ہم اسلام نافذ کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سب سے اہم چیز معاشرے میں الٰہی حاکمیت ہے اور قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کرنا ہے۔ یہ انقلاب کے بغیر ممکن نہیں ہے۔**

ایک ایسا روشن فکر طبقہ بھی موجود ہوتا ہے جو مخلص بھی ہے، محقق بھی اور اسلامی تعلیمات پر گہری نظر بھی رکھتا ہے لیکن وہ آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کو اسلام کے بنیادی اصول نہیں سمجھتا۔ کلی حیثیت میں تو کسی کو انکار نہیں کہ اللہ موجود ہے، نبوت ومعاد برحق ہیں لیکن تفصیلات میں اور حکومتی روش میں آپ سے اختلاف ہوسکتا ہے۔ آپ کی فکر میں ایسے طبقے کی جگہ کہاں ہے؟

☆ انقلاب آئے گا ہی اس وقت جب یہ سب لوگ شکست کھا جائیں گے۔

مالاکنڈ ڈویژن اور سوات کے علاقے میں نفاذ شریعت کی جو تحریک چل رہی ہے اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

☆ میرے نزدیک یہ لوگ دھوکا کھا گئے ہیں۔ انہیں mislead کیا گیا ہے۔ یہ لوگ misguided missile کی طرح ہیں۔ اس میں کئی عناصر شامل ہیں۔ ایک تو امریکہ دشمنی کا عنصر ہے دوسرا وہی لوگ جن کو امریکہ نے جہادی بنایا تھا اب وہ امریکہ کے مخالف بن گئے ہیں۔ پھر اس تحریک میں شروع میں صرف عدالتی نظام کی بات کی گئی تھی۔ فوری انصاف کی فراہمی اس کی اصل بنیاد تھی۔ میں جا کر صوفی محمد سے ملا۔ ان سے دریافت کیا یہ جو آپ کہتے ہیں کہ ووٹ بھی جائز نہیں ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ کیا آپ نے یہ مسئلہ دوسرے علما کے سامنے رکھا ہے؟ انہوں نے کہا اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا آپ ان سے بات کریں۔ دوسری بات یہ پوچھی کہ کیا آپ مالاکنڈ کو کوئی ملک سمجھتے ہیں؟ ملک تو پاکستان ہے۔ آپ کو کوئی تحریک چلانی ہے تو ملک گیر تحریک چلائیں۔ پھر سوال کیا کہ کیا آپ لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دیں گے۔ کہا یہ تو رواج کے خلاف ہے۔ میں نے کہا پھر تو آپ کہہ دیں کہ پردہ بھی آج کل کی دنیا کے رواج ک خلاف ہے۔ اس کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔